السنیۃ الانیفہ
فی
فتاویٰ افریقہ
اعلیٰ حضرت مولانا
شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

اعلیٰ حضرت مولانا
شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

041-626046

تزئین واہتمام

سیّد حمایت رسول قادری

نام کتاب---------- فتاوٰی افریقہ

مؤلف------ ------ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ---------- محمد حسین 0300-9414815

پروف ریڈنگ ______ محمد رب نواز سیالوی فاضل دار العلوم نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد

صفحات ------------ 176

تاریخ اشاعت ------ اگست ۲۰۰۴ء

تعداد -------------- 1100

مطبع -------------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر -------------- مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

قیمت--------------- 80/- روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

روایت فرماتے ہیں (۱) اخبرنا ابو العفاف موسی بن عثمان البقاء بالقاهرة
سنه ٦٦٣ قال اخبرنا ابی بدمشق سنه ٦١٤ قال اخبرنا الشیخان ابو عمر
و عثمان الصریفینی وابو محمد عبد الحق الحریمی بغداد سنه ٥٥٩
قالا کنا بین یدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی الله تعالٰی عنه
بمدرسته یوم الاحد ثالث صفر سه ٥٥٥ ہم سے ابو العفاف موسٰی بن عثمان بن
موسی بقائی نے ۶۶۳ میں شہر قاہرہ میں حدیث بیان کی کہ ہمیں میرے والد ماجد عارف باللہ
ابو المعانی عثمان نے ۶۱۴ میں شہر دمشق میں خبر دی کہ ہمیں دو ولی کامل حضرت ابو عمر و عثمان
صریفینی و حضرت ابو محمد عبد الحق حریمی نے ۵۵۹ میں بغداد مقدس میں خبر دی کہ ہم ۳ صفر روز
یک شنبہ ۵۵۵ میں حضور سید نا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر تھے حضور نے وضو کر
کے کھڑاویں پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں بعد سلام ایک عظیم نعرہ فرمایا اور ایک کھڑاؤں ہوا
میں پھینکی پھر دوسرا نعرہ فرمایا اور دوسری کھڑاؤں پھینکی وہ دونوں ہماری نگاہوں سے غائب
ہو گئیں پھر تشریف رکھی ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جرات نہ ہوئی ۲۳ دن کے بعد عجم
سے ایک قافلہ حاضر بارگاہ ہوا اور کہا ان معنا للشیخ نذرا ہمارے پاس حضور کی ایک نذر ہے
فاستأذناه فقال خذوه منهم ہم نے حضور سے اس نذر کے لینے میں اذن طلب کیا
حضور نے فرمایا لے لو انہوں نے ایک من ریشم اور خز کے تھان اور سونا اور حضور کی وہ
کھڑاویں جو اس روز ہوا میں پھینکی تھیں پیش کیں ہم نے ان سے کہا یہ کھڑاویں تمہارے
پاس کہاں سے آئیں کہا ۳ صفر روز یکشنبہ ہم سفر میں تھے کہ کچھ راہزن جن کے دو سردار تھے
ہم پر آ پڑے ہمارے مال لوٹے اور کچھ آدمی قتل کئے اور ایک نالے میں تقسیم کو اترے
نالے کے کنارے ہم تھے فقلنا لوذکرنا الشیخ عبد القادر فی هذا الوقت ونذر
ناله شیئا من اموالنا ان سلمنا ہم نے کہا بہتر ہو کہ اس وقت ہم حضور غوث اعظم کو
یاد کریں اور نجات پانے پر حضور کے لیے کچھ مال نذر مانیں ہم نے حضور کو یاد کیا ہی تھا کہ دو
عظیم نعرے سنے جن سے جنگل گونج اٹھا اور ہم نے راہزنوں کو دیکھا کہ ان پر خوف چھا گیا
ہم سمجھے ان پر کوئی اور ڈاکو آ پڑے یہ آ کر ہم سے بولے آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کیا

مصیبت پڑی ہمیں اپنے دونوں سرداروں کے پاس لے گئے ہم نے دیکھا وہ مرے پڑے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاؤں پانی سے بھیگی رکھی ہے ڈاکوؤں نے ہمارے سب مال ہمیں پھیر دیئے اور کہا اس واقعہ کی کوئی عظیم الشان خبر ہے (۲) نیز فرماتے ہیں قدس سرہ حدثنا ابو الفتوح نصر الله بن یوسف الازجی قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمد بن اسمعیل قال اخبرنا الشیخ ابو محمد عبد الله بن حسین بن ابی الفضل قال کان شیخنا الشیخ محی الدین عبد القادر رضی الله تعالیٰ عنه یقبل النذور ویأکل منها ہم سے حدیث بیان کی ابو الفتوح نصر اللہ بن یوسف ازجی نے کہا ہمیں شیخ ابو العباس احمد بن اسمعیل نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابو محمد عبد اللہ بن حسین بن ابی الفضل نے خبر دی کہ ہمارے شیخ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نذریں قبول فرماتے ہیں اور ان میں سے بذات اقدس بھی تناول فرماتے اگر یہ نذر فقہی ہوتی تو حضور کا جو کہ اجلہ سادات عظام سے ہیں اس سے تناول فرمانا کیونکر ممکن تھا (۳) نیز فرماتے ہیں حدثنا الشریف ابو عبد الله محمد بن الخضر الحسینی قال اخبرنا ابی قال کنت مع سیدے الشیخ محی الدین عبد القادر رضی الله تعالیٰ عنه ورأی فقیرا مکسور القلب فقال له ماشأنك قال مررت الیوم بالشط وسألت ملاحاً ان یحملنی الی الجانب الاخر فابی وانکسر قلبی لِفَقْرِی فلم یتم کلام الفقیر حتی دخل رجل منه صرة فیها ثلاثون دینار نذرًا اللشیخ فقال الشیخ لذلك الفقیر خذهذه الصرة واذهب بها الی الملاح وقل له لا ترد فقیر ابدا و خلع الشیخ قَبِیْصَهٗ واعطاه للفقیر فاشتری منه بعشرین دینار ہم نے شریف ابو عبد اللہ محمد بن الخضر الحسینی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے والد ماجد نے فرمایا میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا حضور نے ایک فقیر شکستہ دل دیکھا فرمایا تیرا کیا حال ہے عرض کی کل میں کنارہ دجلہ پر گیا ملاح سے کہا مجھے اس پار لے جا اُس نے نہ مانا محتاجی کے سبب میرا دل ٹوٹ گیا فقیر کی بات ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک صاحب ایک تھیلی میں تیس اشرفیاں حضور کی نذر کی لائے حضور نے فقیر سے فرمایا یہ لو اور جا کر ملاح